مفت سلسلہ اشاعت نمبر ۹۰

ناشر:

جمعیت اشاعت اہل سنت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر کراچی

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ

حسن سنی ہے بچا افراط و تفریط اس سے کیوں کر
ادب کے ساتھ رہتی ہے روش ارباب سنت کی

اصحاب نجوم رہنما ہیں ۔ کشتی ہے آلِ مصطفائی

مفت سلسلۂ اشاعت نمبر ۳

کونڈوں کی فضیلت

بجواب

کونڈوں کی حقیقت

ازقلم حقیقت رقم

حضرت مولانا محمد حسن علی رضوی بریلوی

ناشر:- جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان
نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر کراچی

پیش لفظ

جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان) اہلسنت وجماعت کی دینی تنظیم ہے جو مسلک اہلسنت وجماعت کو عوام الناس میں فروغ دینے میں سرگرم عمل ہے۔ اس سلسلے میں کئی دینی کتابیں اور لٹریچرز مختلف موضوعات پر زیور طباعت سے مزین کر کے عوام الناس میں پیش کرنے کا شرف بھی اسے حاصل ہے۔

زیر نظر کتابچہ کونڈوں کی فضیلت اسی سلسلے کی ایک سعی ہے جو طباعت کے مراحل سے گزر کر منظر عام آیا۔ اس کتابچہ میں حضرت مولانا محمد حسن علی رضوی بریلوی صاحب نے علماء کرام کے فتاوی کی روشنی میں مسئلہ کی وضاحت کی اور اسے اپنے رشحات قلم کی سحر کاریوں سے جلا بخشا جو پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔

اُمید ہے کہ قارئینِ کرام جمعیت کی اس پیشکش کو پسند فرمائیں گے اور مسلک اہلسنت وجماعت کو فروغ دینے میں اسے ہاتھ بھرپور تعاون فرمائینگے۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب لبیب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کے صدقے اور طفیل ہمیں حق کہنے اور حق سنکر اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

محمد جاوید سعد قادری
جنرل سیکریٹری، جمعیت اشاعت اہلسنت

اللہ ربّ محمدٍ صلی اللہ علیہ وسلم نحن عباد محمدٍ صلی اللہ علیہ وسلم

ملک میں فحاشی و بے راہ روی قتل۔ زنا۔ سود۔ رشوت۔ فلم سازی۔ سینما بینی۔ فیشن پرستی۔ بے پردگی کا دور دورہ ہے۔ مغربی و فرنگی تہذیب کا غلغلہ ہے لیکن بڑے دکھ اور افسوس کی بات ہے کہ دیوبندی۔ وہابی مولویوں کو سلام و قیام۔ درود و فاتحہ کو بدعت و حرام قرار دینے کے سوا کچھ سوجھتا ہی نہیں کسی دیوبندی وہابی نے سینما۔ رشوت۔ فیشن پرستی۔ اور بے پردگی وغیرہ کے خلاف نہ کوئی کتاب لکھی نہ پمفلٹ و پوسٹر شائع کیا حال ہی میں کچھ عرصہ پہلے ان لوگوں نے ایک اشتہار اور ایک کتابچہ بعنوان "کونڈوں کی حقیقت" شائع کیا ہے۔ جو میلسی میں عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کے بیٹے ابومعاویہ کی جمعہ ۴ شعبان ۱۴۰۱ھ کی تقریر کے موقع پر بڑی تعداد میں مفت تقسیم کیا گیا ہے۔ اس لاولد اشتہار و پمفلٹ کے گمنام مرتب و مشتہر نے بلا دلیل و ثبوت ۲۲ رجب کے کونڈوں کو اپنے زعم باطل میں بڑی بے دردی و ناانصافی سے" رافضیوں تبرائیوں کی رسم بد" قرار دیا اور بڑی ستم ظریفی اور دھاندلی سے کونڈے کرنے کو معاذ اللہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کے مترادف ٹھہرایا ہے۔ اور لکھا ہے کہ "یہ رسم بد ۱۹۰۶ء میں رام پور دیوپی) سے شروع ہوئی۔ اس کی ابتداء کرنیوالا امیر مینائی ہے۔ کبھی لکھتا ہے کہ علماء بدایوں اور لکھنو والوں نے یہ رسم شروع کی۔

ہم اس سینہ زوری اور ڈھٹائی پر بجز اس کے اور کیا کہہ سکتے ہیں ؎

اِس سادگی پہ کون نہ مر جائے اے خدا ○ لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

کاش کہ اس شر انگیز مبنی بر کذب و افتراع اشتہار کا بد باطن و بے بصیرت مرتب اپنے جھوٹے دعوؤں پر کوئی دلیل، کوئی حوالہ پیش کرتا مگر اس نے کسی حوالہ کسی دلیل معہ صفحہ و سطر کی ضرورت ہی محسوس نہیں کی اور وہمی خیالی باتوں سے عوام کو مغالطہ دینے کی ناکام کوشش کی ہے۔

تضاد بیانی درحقیقت یہ اشتہار و پمفلٹ تضاد بیانی و دروغ گوئی کا مجموعہ ہے مثلاً (۱) اشتہار میں لکھا ہے "یہ رسم ۱۹۰۶ء میں رام پور سے شروع ہوئی اور پمفلٹ کے صفحہ ۳ سطر ۱۲، ۱۳ میں لکھا ہے۔ "یہ رسم لکھنو میں ایجاد ہوئی"۔ (۲) اشتہار میں لکھا ہے کہ یہ رسم ۱۹۰۶ء میں شروع ہوئی اور پمفلٹ میں صفحہ ۵ پر مولوی عبدالشکور کے ماہنامہ "النجم" کی اشاعت جمادی الاولی ۱۳۴۸ھ کے حوالہ سے لکھا ہے۔ ایک بدعت ابھی تھوڑے دنوں سے ہمارے اطراف میں شروع ہوتی ہے اور تین چار سال سے" لیکن ان دونوں کے برعکس اپنی ہی تکذیب کرتے ہوئے پمفلٹ کے صفحہ ۹ پر کسی محمود الحسن بدایونی کے بکم رجب ۱۳۴۲ھ کے محررہ استفتاء کے تحت لکھا ہے کہ "بدایوں اور بریلی کے بعض شہروں میں کچھ دنوں سے یہ (کونڈوں کا) رواج ہو گیا ہے"۔

کہتے ہیں کہ دروغ گو را حافظہ نباشد۔ جھوٹے آدمی کا حافظہ نہیں ہوتا کبھی کہتے ہیں رام پور سے یہ رسم شروع ہوئی۔ کبھی بولتے ہیں لکھنو میں ایجاد ہوئی۔ کبھی بدایوں اور بریلی کے شہروں کا نام لیا جا رہا ہے۔ کیا یہ تضاد بیانی و دروغ گوئی کی

آئینہ دار نہیں۔؟ اور پھر کمال یہ ہے کہ اشتہار میں امیر مینائی کو رافضی تبرائی، وغیرہ وغیرہ لکھا ہے مگر پمفلٹ کے صفحہ ۱۷ پر امیر مینائی لکھنوی (یعنی رحمۃ اللہ علیہ) لکھا ہے۔ یہ کیا ہے۔ کیا رافضی و تبرائی کو بھی رحمۃ اللہ علیہ کہا جاتا ہے۔

اپنا واقعہ

ہمارے دادا صاحب کا وصال ۱۹۵۰ء میں ۸۲ سال کی عمر میں ہوا تھا۔ وہ سُنّی صحیح العقیدہ تھے۔ آج ۱۹۸۲ء ان کی عمر ۱۱۴ سال ہوتی۔ وہ پابندی سے کونڈے بھرتے تھے۔ اپنی والدہ مرحوم اور ماموں وغیرہ کے ہاں کونڈے بھرے جانے کے تذکرے کرتے تھے خلاصہ یہ کہ کم از کم ۱۱۴ سال سے تو ہمارے خالص سُنّی بریلوی خاندان میں کونڈے رائج ہیں جبکہ پمفلٹ و اشتہار کا مرتب اپنی خام خیالی میں کونڈوں کی ابتداء ۱۹۰۶ء اور ۱۳۴۵ھ وغیرہ قرار دیتا ہے تو اس کا واضح مطلب یہ ہوا کہ اگر بالفرض رافضیوں نے کونڈوں کو اپنایا بھی ہے تو ہم اہلِ سُنّت کے بہت بعد یعنی ہمارا خاندان کم از کم ۱۷۹۲ء سے کر رہا ہے۔ ثابت ہوا کہ یہ تقریب رافضیوں کی ایجاد کردہ نہیں ہے اور اس پر رافضیوں کی کوئی اجارہ داری نہیں میرے اپنے مشاہدہ کی بات ہے جب ہم لوگ قیام پاکستان کے بعد ہندوستان سے ہجرت کر کے ملیر آئے تو ہمارے محلہ میں مسجد بہادر خان ملیر میں دو شیعہ گھر تھے جن کا بعد میں پتہ چلا ہمارے دادا مرحوم نے ان کو کونڈوں کا تبرک کھلانے کے لئے بلایا تو انہوں نے دریافت کیا کہ کونڈا کیا ہوتا ہے؟ بتایا گیا کہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

کی فاتحہ حلوہ پوری پر دلائی جاتی ہے۔ اس واقعہ کے متعدد گواہ موجود ہیں۔ انہوں نے کہا امام جعفر صادق کو تو ہم بھی مانتے ہیں مگر یہ کونڈا ہم نہیں کرتے اس واقعہ کے کافی عرصے کے بعد ہم لوگوں میں چرچا رہا کہ شیعہ لوگ کونڈے نہیں کرتے۔ اس سے ثابت ہوا کہ شیعہ حضرات نے ہم کو دیکھ کر کونڈوں کو اپنایا ہے اور یہ مبارک تقریب شیعوں کی نہیں بلکہ ہم اہلِ سُنّت کی ہے۔

ایک دھوکہ ایک فراڈ

اس معاندانہ و حاسدانہ اشتہار میں امام اہلِ سُنّت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہٗ کے نام پر دھوکہ دیا گیا ہے۔ لکھا ہے "حضرت شاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی فرماتے ہیں حضرت امیر معاویہ کا دشمن جہنم کے کتوں میں سے ہے" (بحوالہ شفاء شریف ج ۱ ص ۱۰۳) بتایا جائے کہ اس حوالہ میں کونڈوں کا ذکر کہاں ہے؟ کونڈوں کو رافضیوں کی تقریب کہاں کہا گیا ہے۔ اسی طرح اس پمفلٹ میں ص ۲۶ سطر ۱۲ تا ص ۲۷ سطر ۳ تک جو حوالہ بہار شریعت مصنفہ خلیفہ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ علامہ محمد امجد علی رحمۃ اللہ علیہ کا ص ۴۷ ج ۱۸ سے نقل کیا وہ حق ہے مگر اس میں پمفلٹ کے خائن و بدباطن مصنف نے یہ الفاظ زبردستی شامل کر دیئے کہ "حضرت معاویہ کے یوم وفات ۲۲ رجب کے دشمنانِ صحابہؓ کے فریب ہی میں کونڈے کرنا اور پوریاں اور شیرینی کھانا کھلانا اور بھی سخت معصیت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر صحیح العقیدہ مسلمان کو ارتکاب معاصی

سے محفوظ رکھے"۔ اگر کوئی بہارِ شریعت ج ۱ ص۲۷ پر یہ الفاظ دکھا دے تو ہم ایک ہزار روپیہ بطور انعام پیش کریں گے۔ پمفلٹ اور اشتہار میں اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور صدر الشریعت حضرت مولانا امجد علی صاحب قادری علیہ الرحمۃ کا نام محض دھوکہ دینے کے لئے دیا گیا ہے ان حضرات کے دونوں حوالوں میں کونڈوں کا لفظ موجود ہی نہیں ہے۔

جعل سازی "کونڈوں کی حقیقت" پمفلٹ میں بعنوان "بریلوی علمائے اہلِ سنت والجماعت کے فتوے" ص۹ تا ص۱۰ مولوی محمود الحسن کا استفتا ہے اور ص۱۱ سے ص۱۲ تک اس زمانے کے مولوی محمد مبارک علی مدرس مدرسہ مصباح العلوم بریلی کا فتویٰ ہے جس پر مولوی محمد یٰسین سرائے خام بریلی اور مولوی عبدالرحمٰن و مولوی عبدالحفیظ اور مولوی اشرف علی تھانوی کی تائید و تصدیقات ہیں۔ یہ سب حضرات دیوبندی وہابی ہیں۔ ان میں سے ایک بھی سنّی بریلوی نہیں ہے۔ سرائے خام بریلی میں دیوبندیوں کا مدرسہ مصباح العلوم تھا۔ جس کا مہتمم مولوی محمد یٰسین دیوبندی تھا۔ مولوی محمد یٰسین سرائے خام سے محدث اعظم علامہ محمد سردار احمد قدس سرہٗ سابق محدث دار العلوم مظہر الاسلام بریلی شریف و نبیرۂ مظہر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کا مناظرہ بھی ہوا تھا۔ اور یٰسین بُری طرح شکست کھا کر بریلی شریف سے بھاگ گیا تھا۔ اور ان کا مدرسہ بھی تباہ ہو گیا تھا۔ دنیا جانتی ہے کہ بریلی شریف

میں اہلِ سنّت کا دار العلوم جامعہ رضویہ منظر الاسلام اور مظہر اسلام ہے۔ پمفلٹ زیرِ بحث کے مرتّب کی یہ دھاندلی اور سینہ زوری ہے کہ اپنی بات بالا کرنے کے لئے دیوبندی مولویوں کو بریلی علماء بتا کر ان کے فتاویٰ سے مغالطے دے رہا ہے۔ ؎ شرم اِن کو مگر نہیں آتی

حالانکہ علمائے اہلِ سُنّت کا کونڈوں کے خلاف ایک بھی فتویٰ نہیں اور اس کے جواز پر متعدد مضامین و فتاویٰ ہیں۔

فقیہہ اعظم صدر الشریعت خلیفۂ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ محمد امجد علی صاحب اعظمی قدس سرہٗ جن کا ایک بے موقعہ و بے محل حوالہ بہارِ شریعت جلد اوّل ص۲۷ سے پمفلٹ "کونڈوں کی حقیقت" میں نقل کیا گیا وہ فرماتے ہیں: "اسی طرح ماہ رجب میں بعض جگہ حضرت سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کو ایصالِ ثواب کے لئے پوریوں کے کونڈے بھرے جاتے ہیں یہ بھی جائز ہے مگر اس میں بھی اُسی جگہ کھانے کی بعضوں نے پابندی کر رکھی ہے یہ بے جا پابندی ہے۔"

امامِ اہلِ سُنّت محدث اعظم پاکستان حضرت قبلہ شیخ الحدیث علامہ ابو الفضل محمد سردار احمد لائل پوری بانی دار العلوم مظہر اسلام بریلی و لائل پور فرماتے ہیں: "سیّدنا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ کے لئے ۲۲ رجب کو کونڈے

بھی شرعاً جائز و خیر و برکت (باعث) ہے۔ مخالفین اہلِ سُنّت اس کو بلا دلیل بدعت و حرام قرار دیتے ہیں۔

امیرِ اہلسنّت مفتی پاکستان حضرت علامہ ابوالبرکات سیّد احمد قادری رضوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

گیارہویں شریف، شب برأت، عرس و چہلم کی طرح ۲۲ رجب المرجب کو حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیاز کے لئے کونڈے بھرنا بھی اہلِ سُنّت کے معمولات میں سے ہے اور اس کے جواز کے وہی دلائل ہیں جو فاتحہ ایصالِ ثواب وغیرہ کے ہیں۔

حکیم الامّت محقق اہلِ سُنّت مولانا مفتی احمد یار خاں صاحب بدایونی ثم گجراتی رحمۃ اللہ علیہ

فرماتے ہیں "رجب شریف کے مہینہ کی ۲۲ تاریخ کو یوپی میں کونڈے ہوتے ہیں۔ یعنی نئے کونڈے منگائے جاتے ہیں اور سوا سیر میدہ سوا پاؤ شکر سوا پاؤ گھی کی پوریاں بنا کر حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ کرتے ہیں۔ فاتحہ ہر برتن میں اور ہر کونڈے پر ہو جائے گی۔ اگر صرف زیادہ صفائی کے لئے نئے کونڈے منگالیں تو حرج نہیں دوسری فاتحہ کے کھانوں کی طرح اس کو بھی باہر بھیجا جاسکتا ہے۔ بائیسویں رجب کو حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ کرنے سے بہت اڑی ہوئی مصیبتیں

ٹل جاتی ہیں۔" (کتاب اسلامی زندگی ص۶۹ و ص۱۲۷)

فاضل اہلِ سُنّت شیخ الحدیث علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی فرماتے ہیں

ماہ رجب میں حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کو ایصالِ ثواب کرنے کے لئے پوریوں کے کونڈے بھرے جاتے ہیں یہ سب جائز اور ثواب کے کام ہیں۔ فاتحہ کے وقت ایک کتاب داستان عجیب بعض لوگ پڑھتے ہیں اس کا کوئی ثبوت نہیں۔ فاتحہ دلانا چاہیئے کہ یہ جائز اور ثواب کا کام ہے۔" (جنتی زیور ص ۳۸۹/۳۹ از علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی شیخ الحدیث)

مفتی اہلِ سُنّت جلیل العلماء حضرت مولانا مفتی محمد خلیل خاں قادری مہتمم دار العلوم احسن البرکات حیدرآباد (سندھ)

"ماہ رجب میں بعض جگہ حضرت سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کو ایصالِ ثواب کے لئے کھیر پوری (حلوہ) پکا کر کونڈے بھرے جاتے ہیں اور فاتحہ دلا کر لوگوں کو کھلائے جاتے ہیں یہ بھی جائز ہے۔" (سُنی بہشتی زیور ص۶۹ حصہ دوم)

مخدوم اہلِ سُنّت علامہ ابوداؤد حضرت مولانا الحاج محمد صادق امیر جماعت رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ۔

۲۲ رجب کا ختم شریف سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی یاد میں ۲۲ رجب کا ختم شریف و ایصالِ ثواب اہلِ سنّت و جماعت میں معمول و معروف ہے۔ مخالفین اہلِ سُنّت و

منکرین گیارہویں چونکہ محبوبانِ خدا و بزرگانِ دین کی یاد منانے اور ختم شریف دلانے کے شروع ہی سے خلاف ہیں اِس لئے وہ میلاد و عرس و گیارہویں کی طرح ۲۲ رجب کے (فاتحہ کے) خلاف بھی بلا وجہ واویلا کرتے ہیں "

(ماہنامہ رضائے مصطفٰے گوجرانوالہ شعبان ۱۴۰۲ھ صہ ۲۲)

مرکزِ اہلِ سنّت بریلی شریف میں

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہلِ سنّت رضی اللہ عنہ کے شہزادگانِ کرام اور خانوادہ کے افراد میں ۲۲ رجب کے کونڈوں کی تقریب منائی جاتی راقم الحروف خود گذشتہ سال اور امسال دو مرتبہ حاضری دے چکا ہے مگر پمفلٹ کا مرتّب اپنی عاقبت سے بے خبر ہو کر علماء اہلِ سنّت پر الزام تراشی کر رہا ہے اور ان کے نام سے لوگوں کو غلط تاثر دے رہا ہے۔

ایک مغالطہ

کونڈوں کے خلاف دیوبندیوں، وہابیوں نے ایک یہ بھی مغالطہ دینا چاہا ہے کہ ۲۲ رجب نہ تو حضرت امام سیدنا جعفر صادق کی ولادت کی تاریخ ہے نہ وفات کی تاریخ ہے۔ ۲۲ رجب کو پھر کونڈے کیوں کئے جاتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں اگرچہ ایک روایت ۲۲ رجب کے وصال کی بھی ہے مگر دریافت طلب یہ امر ہے کہ آج تک اکابر دیوبند تاریخ مقررہ اور وقت معیّنہ پر ختم دلانے اور برسی عرس وغیرہ کرانے کو بدعت و ممنوع قرار دیتے تھے کیا اب انہوں نے اپنا فتویٰ بدل لیا ہے۔؟

ہمیں یہ بتایا جائے اور باقاعدہ اعلان کیا جائے کہ یومِ وصال کی تاریخ پر بزرگانِ دین کی فاتحہ کا کھانا تیار کرنا جائز ہے۔ اگر دیوبندیوں کے نزدیک حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا وصال شوال ۱۴۸ھ میں ہوا تو وہ اس تاریخ میں کونڈے بھر لیا کریں اور طعام و شیرینی پر فاتحہ دیا کریں۔ وہ ایسا کیوں نہیں کرتے۔؟ ہم کہتے ہیں اُمورِ خیر سے روکنے کے یہ سب بہانے اور حیلے ہیں مقصد بہر صورت روکنا ہے۔ تعجب ہے کہ آج کے دیوبندی وہابی ۲۲ رجب تاریخ وصال نہ ہونے تک بہانا بنا کر فاتحہ سے روکنے کی کوشش کرتے ہیں جبکہ امام الوہابیہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی وغیرہ کے تاریخ وفات کے دن فاتحہ کو منع کرتے اور بدعت بتلاتے رہے ہیں اُن کے بیسیوں فتاویٰ پیش کئے جا سکتے ہیں۔ فتاویٰ رشیدیہ صہ ۴۵۵ میں لکھا ہے " ثواب میّت کو پہنچانا بلا قید تاریخ (ولادت و انتقال) وغیرہ اگر ہو تو عین ثواب ہے"۔ اس سے معلوم ہوا اگر ۲۲ رجب حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے وصال و ولادت کی تاریخ نہ بھی ہو تو پھر تو عین ثواب ہے، ہاں تاریخ مقررہ پر ان کے نزدیک صحیح نہیں ہے **وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ** یہ جملہ وہابیہ دیابنہ کے ہر چھوٹے بڑے کو ازبر ہے۔ حضور سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی گیارہویں شریف ہو یا سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے کونڈے حتٰی کہ شب براءت کے حلوہ اور عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی اِن کے نزدیک

وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ میں شامل ہے مگر یہ خود اب کچھ عرصہ سے عطاء اللہ بخاری کی برسی۔ یوم شبیر احمد عثمانی۔ یوم شہداء بالاکوٹ منا رہے ہیں اور اخبارات میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ۔ یوم فاروق اعظم رضی اللہ عنہ منانے کے مطالبے کر رہے ہیں۔ یہاں ان کو کیوں یاد نہیں آتا۔ پاکستان میں محمد علی جناح ڈاکٹر اقبال کے یوم وفات سرکاری طور پر منائے جاتے ہیں۔ اور رنگا رنگ تقاریب ہوتی ہیں۔ ہمت کر کے یہاں بدعت و ضلالت کا فتویٰ کیوں نہیں لگاتے۔ ؟

رِفض کا بُہتان

کونڈوں کی حقیقت نامی پمفلٹ اور پوسٹر میں بار بار اس بات کو دوہرایا گیا ہے کہ معاذ اللہ کونڈوں کی رسم رافضیوں تبرائیوں کی جاری کردہ ہے۔ منکرین صحابہ کی ایجاد ہے اوّل تو امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی ذات پر کسی رافضی کی اجارہ داری نہیں ہے۔ مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا دیوبندی، خارجی اللہ تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک کہنا محض اِس لئے چھوڑ دیں گے کہ رافضی تبرائی بھی وحدہٗ لاشریک مانتے ہیں؟ یہ لوگ تو حضرت سیدنا مولیٰ علی رضی اللہ عنہ اور سید الشہداء امام حسین رضی اللہ عنہ کی طرف بھی اپنا میلان طبع ظاہر کرتے ہیں کیا آپ محض اِس لئے کہ اِن حضرات کو رافضی تبرائی بھی مانتے ہیں، ماننا چھوڑ دیں گے اور ان حضرات کے نام سے نفرت کھائیں گے؟ اور پھر حقیقت یہ ہے کہ شیعوں رافضیوں وغیرہم سے تو

دیوبندیوں، خارجیوں کے انتہائی قریبی گہرے مذہبی و مسلکی روابط ہیں ثبوت نقد موجود ہے۔ ہم اُدھار نہیں کریں گے۔

دیوبندی مذہب میں تعزیہ کی اجازت

مولوی اشرف علی صاحب تھانوی فرماتے ہیں،

"ایک گاؤں ہے کان پور کے ضلع میں گجینر پور میں وہاں گیا۔ وہاں کے لوگوں کے متعلق شدھی ہونے کی خبر سُنی تھی۔ اِس باب میں اُن لوگوں سے گفتگو کی۔ ان میں ایک شخص تھا جو ذرا چودھری سمجھا جاتا تھا میں نے اس کو بلا کر دریافت کیا، سُنا ہے تم شدھی ہونے کو تیار ہو۔ اس نے کہا میرے ہاں تعزیہ بنت ہے (بنتا ہے) ہم ہندو کاہے کو ہونے لگے میں نے اس کو تعزیہ بنانے کی اجازت دے دی ہے۔ (الافاضات الیومیہ جلد ۴ صفحہ ۱۳۹)

جناب مولوی محمد یعقوب صاحب نانوتوی، مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کے استاد اور مدرسہ دیوبند کے صدر مدرس تھے۔ جناب تھانوی بڑی رازداری کے ساتھ انکشاف کرتے ہیں "اجمیر میں مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے اہل تعزیہ (شیعوں) کی نصرت کا فتویٰ دیا تھا۔"

(الافاضات الیومیہ جلد ۴ صفحہ ۱۳۸)

شیعوں سے نکاح

شیعوں سے نکاح کے متعلق جناب اشرف علی صاحب تھانوی کے پاس ایک استفتاء آیا سوال و جواب دونوں ملاحظہ ہوں۔

سوال:۔ ہندہ سُنّی المذہب عورت بالغہ کا نکاح ایک شیعہ مذہب کے ساتھ برضائے شرعی باپ کی تولیت میں ہوگیا۔ دریافت طلب یہ امر ہے کہ سُنّی و شیعہ کا تفریق مذہب نکاح جیسا کہ ہندوستان میں شائع ہے عندالشرع صحیح ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب:۔ نکاح منعقد ہوگیا لہذا سب اولاد ثابت النسب ہے اور صحبت حلال ہے

(امداد الفتاویٰ جلد ۲ ص ۲۸/۲۹ مطبوعہ کتب خانہ اعزازیہ دیوبند یوپی)

رافضی کا ذبیحہ

سوال:۔ ذبیحہ رافضی کے ہاتھ کا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:۔ شیعہ کے ذبیحہ کے حلت میں علمائے اہل سُنّت کا اختلاف ہے۔ راجح اور صحیح یہ ہے کہ حلال ہے۔ (امداد الفتاویٰ جلد ۲ ص ۱۲۳ مطبوعہ کتب خانہ اعزازیہ دیوبند یوپی)

صحابہ کرام کو کافر کہنے والا اہل سُنّت سے خارج نہیں

جناب مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کا فتویٰ۔ "جو شخص صحابہ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے (اور صحابہ کرام کو ملعون و مردود کہے) وہ ملعون ہے ایسے شخص کو امام مسجد بنانا حرام ہے اور وہ اپنے اِس گناہِ کبیرہ کے سبب سُنّت جماعت سے خارج نہ ہوگا (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۲۴۱)

شیعہ کی نماز جنازہ کی امامت

مشہور شیعہ عالم اور [illegible] مظہر علی اظہر انتقال فرما گئے۔ نماز جنازہ دیال سنگھ کالج گراؤنڈ میں ۳ نومبر ۷۴ء بروز اتوار ادا کی گئی۔ نماز جنازہ صبح ۱۰ بجے مولوی عبید اللہ انور (جانشین مولوی احمد علی لاہوری) نے پڑھائی۔

(ہفت روزہ خدام الدّین لاہور ۸ نومبر ۷۴ء ص ۲)

شیعہ کی نماز جنازہ میں شمولیت

"شیعہ لیڈر مظفر علی شمسی کی نماز جنازہ کے فرائض جناب ملک مہدی حسن علوی (شیعہ) نے ادا کئے۔ نماز جنازہ میں مولوی عبدالقادر آزاد (دیوبندی)، مولوی تاج محمود (دیوبندی)، مولوی ضیاء القاسمی (دیوبندی)، ڈاکٹر مناظر میاں محمد طفیل امیر جماعت اسلامی، چوہدری غلام جیلانی کے علاوہ ہزاروں مداحوں نے شرکت کی"۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۱/۶/۷۴)

شیعہ کی رسم قُل میں شرکت

ادارہ تحفظ حقوق شیعہ کے سیکرٹری مظفر علی شمسی کی رسم قل اُن کی اقامت گاہ پر ادا کی گئی۔ مولوی کوثر نیازی، مولوی عبدالقادر آزاد (دیوبندی) مولوی ضیاء القاسمی (دیوبندی سیکرٹری تنظیم اہل سُنّت) اور سینکڑوں سیاسی سماجی کارکنوں نے شرکت کی۔ (روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۲/۶/۷۴)

شیعہ کی موت دیوبندیوں کا مِلّی نقصان

مولوی مفتی محمود (دیوبندی)

مولوی عبید اللہ انور (دیوبندی) نے ممتاز شیعہ رہنما مظفر علی شمسی کی وفات کو ایک مِلّی نقصان قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ ان کی وفات سے ملک ایک معتدل سرگرم اور درد مند رہنما سے محروم ہوگیا ہے۔ (روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۱/۶/۷۴)

شیعہ کی موت پر دیوبندیوں کو گہرا رنج وغم

لائل پور ۲۰ جون ۱۹۶۶ء

مجلسِ عمل تحفظ ختم نبوت کے ایک ہنگامی اجلاس میں مولوی عبدالرحیم اشرف، مولوی تاج محمود (دیوبندی)، مولوی محمد صدیق (دیوبندی) نے شرکت اور ایک قرارداد کے ذریعہ شیعہ رہنما و امناظر اعظم، مولوی محمد اسمٰعیل (گوجروی) کی موت پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا گیا اور مولوی صاحب کو خراجِ عقیدت پیش کیا گیا

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۱ جون ۱۹۶۶ء)

مذکورہ بالا حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ دیوبندیوں وہابیوں کے رافضیوں سے مسلکی واعتقادی روابط ومراسم اور فکری ہم آہنگی ایک ناقابل تردید حقیقت واقعی ہے کونڈوں کو رافضیوں کی رسم بتانا درحقیقت اہل سنت دشمنی میں ہے تفصیل کے لئے ہمارا مفصل پوسٹر کونڈوں کی حقیقت ملاحظ کریں جس میں تفصیلی جوابات و دلائل دفتادی موجود ہیں

یا اللہ جل جلالہ ۷۸۶ ۹۲ یا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کونڈوں میں کھیر جائز ہے

ماہ رجب میں مسلمان حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے ایصال ثواب کے لئے کھیر پوری (کونڈے) کرتے ہیں یہ بالکل جائز ہیں۔ ہر مسلمان جانتا ہے کہ ایصال ثواب جائز ہے اور ہر جائز طریقے پر کیا جا سکتا ہے خواہ بدنی عبادت یا مالی۔ مالی طریقے پر ایصال ثواب کیلئے کھانا کھلائیں یا روٹی، پانی پلائیں، یا شربت، کنواں کھدوائیں یا نل لگوائیں۔ سب طریقے جائز ہیں، اسی طرح کونڈے (کھیر پوری) بھی جائز ہیں۔

جو لوگ کونڈوں کو صرف اس وجہ سے بدعت اور ناجائز کہتے ہیں کہ یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے دور میں موجود نہ تھے۔ مسلمانوں پر بڑا ظلم کرتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ کسی چیز کو ناجائز کہنے کے لئے اتنی بات کافی نہیں کہ یہ اس دور میں نہ تھے بلکہ قرآن و حدیث سے خاص اس چیز کے بارے میں ممانعت ثابت کرنی ہوگی۔ جس چیز کے بارے میں شریعت نے کچھ نہ کہا وہ شرعاً مباح (جائز) ہے اور اگر مسلمان اسے اچھا خیال کریں تو وہ اچھی ہے۔

حدیث:۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو کام مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے (موالہ مرقاۃ باب الاعتصام)

حدیث:۔ نیز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کوئی اسلام میں اچھا طریقہ جاری کرے گا اس کو اس کا ثواب ملے گا۔ اور ان لوگوں کا بھی، جو اس پر عمل کریں گے اور ان کے ثواب میں کوئی کمی بھی نہ ہوگی (حوالہ مشکوٰۃ باب العلم)

پس فیصلہ ہو گیا کہ قیامت تک اسلام میں اچھے اچھے طریقے رائج کرنے کی بالکل اجازت ہے۔ بعض مثالیں پیش خدمت ہیں۔ یہ چیزیں دور رسالت وغیرہ میں نہ تھیں بعد میں مسلمانوں میں رائج ہوئیں۔ لیکن اگر ان کو چھوڑ دیا جائے تو دین کا نظام درہم برہم ہو جائیگا۔

(۱) قرآن کے تیس پارے بنانا۔ اعراب یعنی زیر زبر اور پیش وغیرہ لگانا۔ یہ کام سب سے پہلے حجاج بن یوسف نے کردیا!
(۲) احادیث کتابی صورت میں جمع کرکے چھاپنا اُن کی سندیں اقسام جیسے صحیح، حسن، ضعیف وغیرہ بنانا!
(۳) علم کلام اور فقہ (۴) شریعت اور طریقت کے چاروں سلسلے (۵) مساجد میں امام صاحب کے کھڑے ہونے کیلئے محراب بنانا وغیرہ وغیرہ۔

یہ چیزیں حضور اور صحابہ کے دور میں نہ تھیں لیکن جائز ہیں تو پھر کونڈے (کھیر پوری) کیوں ناجائز؟ یہ بالکل جائز ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ ۲۲ رجب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا یوم وصال ہے اگر ایسا ہے تو "ایک پنتھ دو کاج" امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے ساتھ چاہیے آپ کے کاتب وحی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا نام بھی ضرور ایصال ثواب میں شامل کر لینا چاہیئے۔

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

عام طور پر لوگوں کو کہتے سُنا گیا ہے کہ داڑھی رکھنا ثواب ہے اور نہ رکھیں تو کوئی گناہ نہیں۔ لہٰذا اس سخت غلط فہمی کا ازالہ کرنے کے لیے امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت علّامہ مولانا الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب مستطاب

"لمعۃ الضحیٰ فی اعفاء اللحیٰ"

(داڑھی کا شرعی مسئلہ) کی اشاعت کا خیال ہُوا کہ مُسلمان اس کو پڑھ کر جان لیں کہ شریعت مطہرہ میں داڑھی کی کس قدر سخت تاکید ہے، اور یہ بھی بخوبی سمجھ لیں کہ داڑھی مُنڈانا یا کترا کر ایک مٹھی سے کم رکھنا حرام ہے۔

اللہ عزّوجل ہر مُسلمان کو سیرت و صورت کی اصلاح کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین ثمّ آمین